Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کا مشکل کام دُعا کے ہتھیار سے آسان ہو جائے گا

یہ وہ آزمودہ نسخہ ہے کہ ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہُوا ہمیشہ کارگر ثابت ہُوا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲	اتوار ۱۲؍رجب ۱۴۱۲ھ، ۱۹؍صلح ۱۳۷۱ہش، ۱۹؍جنوری ۱۹۹۲ء	نمبر ۱۵

جب مَیں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک کروڑ اور احمدی ہمیں دے دے تو یہ اتنا بڑا کام نہیں جتنا بظاہر ہمیں دکھائی دیتا ہے

جماعت کو ایسے دعاگو داعیانِ الی اللہ کی ضرورت ہے جو چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے دعاؤں کے ذریعے خدا سے سہارے مانگ رہے ہوں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۸؍نبوت ۱۳۷۰ہش (۸؍نومبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل آیت ۱۲۶ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دعوت الی اللہ میں دُعا کی زبردست اہمیت

"یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس جہاد کے مضمون کو بیان فرماتی ہے جو حقیقی اور اوّل اور افضل جہاد ہے یعنی اپنے رب کی طرف بنی نوع انسان کو بلانا۔ یہ جہاد کیسے کیا جائے گا۔ ان ہتھیاروں سے یہ جنگ لڑی جائے گی اس کے متعلق یہ آیتِ کریمہ فرماتی ہے کہ (۔) اپنے رب کی راہ کی طرف بنی نوع انسان کو حکمت کے ساتھ بلاؤ۔ تلوار یا جبر کے ساتھ نہیں، ڈانٹ ڈپٹ کر اور دھمکا کر نہیں بلکہ حکمت کے ساتھ بلاؤ۔ (۔) اور نیک نصیحت کے ذریعے ایسی دلکش نصیحت کے ذریعے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے (۔) اور بالآخر اگر مقابلہ کرنا ہی پڑے تو بہترین رنگ میں مقابلہ کرو۔ سب سے اچھے دلائل کو اختیار کرو۔ احسن رنگ میں یعنی دلکش انداز میں ان دلائل کو پیش کرو کیونکہ مقصد دل جیتنا ہے نہ کہ لوگوں کو شکست دینا۔ پس یہ وہ اوّل اور حقیقی جہاد ہے جس کی طرف قرآن کریم ہر (اہل ایمان) کو بلاتا ہے اور اس جہاد کے اسلوب سے بڑے واضح طور پر آگاہ فرماتا ہے۔ وہ ہتھیار بھی بیان کر دیئے جو اس جہاد میں استعمال ہوں گے۔ اس آیتِ کریمہ کے علاوہ اسی مضمون پر اور بھی آیات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے صبر کی بڑی ضرورت ہے۔ حکمت کے علاوہ دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ چنانچہ انبیائے کرام کے طریقِ تبلیغ کو قرآن کریم نے کھول کر بیان فرمایا اس میں دُعاؤں کا مضمون بھی ساتھ ساتھ اس طرح شامل ہے جیسے زندگی کے ساتھ سانس شامل ہوں اور یہاں حکمت کے لفظ کو تو اختیار فرمایا۔ موعظہ حسنہ کا ذکر کیا اور (بہترین رنگ میں مقابلہ) کا ارشاد ہُوا لیکن دُعا کا ذکر نہیں۔ اس سے مَیں سمجھتا ہوں کہ حکمت کے اندر سب سے پہلے دُعا آتی ہے کیونکہ حکمت سے مراد یہ ہے یعنی مختلف معانی لفظ حکمت کے ہیں لیکن اس مضمون سے تعلق میں خصوصیت کے ساتھ حکمت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے مقصد کو کم سے کم کوشش، کم سے کم نقصان کے ذریعے زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں حاصل کرو۔ دراصل ہر جگہ، زندگی کے ہر شعبہ پر حکمت کا یہی مضمون اطلاق پاتا ہے۔ وہ کام جو کم سے کم کوشش، کم سے کم جدوجہد کے ذریعہ کرنے کی کوشش کی جائے لیکن شرط یہ ہو کہ زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل ہوں۔ پس کم سے کم کا فیصلہ زیادہ سے زیادہ کا نتیجہ کرے گا اگر زیادہ سے زیادہ نتیجہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ محنت درکار ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ پھر زیادہ محنت کی جائے۔ مگر بے ضرورت محنت نہ کی جائے اور بے کار محنت نہ کی جائے۔ ایسی کوشش نہ کی جائے جو نتیجہ خیز نہ ہو اور جو مضمون سے بے تعلق ہو۔ اس سلسلہ میں چونکہ (صاحبِ ایمان) کی ہر تدبیر کارگر ہونے کے لئے دُعا کی محتاج رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس لئے حکمت کے لفظ میں سب سے پہلے دُعا کا مضمون شامل ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو عظیم الشان انقلابی فتح اپنے مدِ مقابل پر حاصل فرمائی اور گنتی کے چند سالوں میں یہ حیرت انگیز بے مثل معجزہ کر دکھایا کہ سارے عرب کی کایا پلٹ دی۔ ایسے مخالف اور جاہل عرب کی کایا پلٹ دی جو کلیۃً متحد ہو کر آپؐ کو اور آپؐ کے پیغام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے پر تُلا بیٹھا تھا، ایسا عجیب انقلاب وہاں برپا ہُوا کہ قرآن کریم فرماتا ہے (حٰم السجدہ: ۳۵)۔ اچانک تو دیکھے گا کہ وہ لوگ جو میری ہدایت کے مطابق حکمت اور موعظہ حسنہ وغیرہ سے تبلیغ کرتے ہیں اور صبر سے کام لیتے ہیں ان کی کوششیں ایک حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیں گی (۔) اچانک تو یہ دیکھے گا کہ وہ جو تیرے خون کا پیاسا تھا جو تیرا دشمن تھا وہ تیرا جانثار دوست بن چکا ہے۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے محض رسماً نام تبدیل نہیں کئے اور عقلاً قائل نہیں کیا بلکہ دل جیتے ہیں اور ایسے دل جیتے جو آپؐ پر فدا ہونے کے لئے تڑپتے رہے۔ یہ وہ آخری مقصد ہے جو (دعوت الی اللہ) کا آخری مقصد ہے اور اس کے حصول کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سب سے بڑا اور کارگر ہتھیار دعا تھی۔ ہر قدم پر دعا فرمائی۔ یہاں تک کہ جب آپؐ سب سے زیادہ مظلوم ہوئے اور دکھوں میں مبتلا کئے گئے تو اس وقت جبکہ بد دعا کا وقت ہوتا ہے، اس وقت بھی آپؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے قلب مطہر سے اپنے دشمنوں کے لئے دُعا نکلی اور دعا بھی ہدایت کی دُعا نکلی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی کی دعائیں تھیں جنہوں نے یہ انقلاب برپا کیا اور حکمت کا تقاضا بھی یہی تھا کہ جب دل دُکھا ہوا ہو اور بے اختیار بد دعائیں پھوٹنے کو تیار ہوں تو اُس وقت خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے انسان اپنے جذبات کو قربان کرتے ہوئے ظالموں کے حق میں ہدایت کی دعا کرے۔ مظلوم کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے لیکن مظلوم کی دُعا جو اپنے دشمنوں کے خلاف ہونے کی بجائے ان کے حق میں ہو اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کے لئے قبولیت کے سوا رہ کیا جاتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تبلیغ کے سلسلہ میں (۔) حکمت کا سب سے پہلا اور سب سے اہم گر یہی سمجھایا کہ دعائیں کرو اور دعاؤں پر بھروسہ رکھو۔ ہر حال میں دعائیں کرو۔ اور دعاؤں ہی کے ذریعہ تمہاری جنگ جیتی جائے گی یہ تمہارا سب سے طاقتور، سب سے بڑا، اور سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ہتھیار ہے۔ جس کے سوا خدا کی راہ میں کامیابی کے ساتھ دعوت نہیں دی جاسکتی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ بہت سی آیاتِ کریمہ جن میں انبیاء اور دیگر بزرگوں کی تبلیغ کا ذکر ہے ان میں دعا کا مضمون سب جگہ شامل ہے۔

جماعت دُعا پر سنجیدگی سے توجہ دے

حضرت موسیٰؑ جب فرعون سے محوِ گفتگو ہیں بار بار خدا کی طرف توجہ جاتی ہے خدا کے حوالے دیتے ہیں۔ خدا پر توکل کی بات کرتے ہیں۔ آپ کے وہ متبعین جنہوں نے اس مناظرے اور مقابلے کے وقت آپ کے نئے پیغام کو قبول کیا اور خدا اور حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ جب فرعون ان کو دھمکیاں دیتا ہے تو معًا ان کی توجہ بھی دُعا ہی کی طرف جاتی ہے۔ اور خدا پر بھروسے کا ذکر کرتے ہیں۔ غرضیکہ انبیاء کی جو روئداد قرآن کریم میں جگہ جگہ پھیلی پڑی ہے اور انبیاء کے ماننے والوں کی جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ اہمیت ان کے خدا پر توکل کو دی گئی۔ اور خدا پر توکل کے نتیجے ہی میں جو دعائیں دل سے پھوٹی ہیں وہی کارگر ثابت ہوئیں اور انہیں کے ذریعہ انقلابِ عظیم برپا ہوا۔ پس وہ کام اور وہ بظاہر بہت ہی مشکل کام جس کی طرف میں نے جماعت کو بلایا ہے وہ آسان ہو جائے گا۔ اگر آپ بھی یہی ہتھیار استعمال کریں جو بارہا آزمائے جاچکے ہیں۔ یہ ایسا نسخہ نہیں جو نیا ہو اور انوکھا ہو اور پتہ نہیں کہ اس کے کیا نتائج مترتب ہوں گے بلکہ ایسا نسخہ ہے کہ جو ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہوا ہمیشہ کارگر ثابت ہوا۔ پس جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں یہ دُعا بھی کرنی چاہئے اور یہ جدو جہد بھی کرنی چاہئے اور خدا کے در سے یہ اُمید رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایک کروڑ احمدی اَور بنالیں، ایک کروڑ ایسی روحیں خدا کی راہ میں اُس کے قدموں میں ڈال دیں جو اس سے پہلے خدا سے برگشتہ تھیں یا خدا کے لئے اجنبی تھیں تو یہ اتنا بڑا کام نہیں جتنا بظاہر دکھائی دیتا ہے کیونکہ دعاؤں کے نتیجہ میں بہت بڑے بڑے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں۔ پہاڑ ٹل سکتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور تم پہاڑوں کو اپنی طرف بلاؤ گے تو وہ تمہاری طرف آجائیں گے۔ اس سے ظاہری پہاڑ مراد نہیں ہیں بلکہ وہ سرکش قومیں ہیں جو خدا کا پیغام سُننے کے لئے تیار نہیں۔ ان کو ایمان اور دُعا کی دولت سے بلایا جاسکتا ہے۔ بہر حال یہ وہ سب سے اہم ذریعۂ (دعوت الی اللہ) ہے جس کی طرف جماعت کو جس سنجیدگی سے توجہ کرنی چاہئے اس سنجیدگی سے توجہ نہیں کر رہی۔ میں اس لئے یہ بات یقین سے کہہ رہا ہوں کہ اگر اس سنجیدگی سے توجہ کی جاتی تو وہ نتیجہ ضرور نکلنا تھا جو پہلے نکلتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ قانونِ قدرت نے دیکھیں آپ کو یہ سکھایا کہ محنت کرکے زمین تیار کرو اور اس میں بیج ڈالو تو وہ بیج ضرور سرسبز کھیتیوں کی شکل میں پھوٹے گا اور جتنا ڈالا ہے اس سے بہت زیادہ تمہیں واپس کرے گا۔ یہ ایک ایسا قانونِ قدرت ہے جو سوائے استثنائی ابتلاؤں کے ہمیشہ کارگر رہا ہے اور کبھی بھی یہ نسخہ ناکام نہیں ہوا۔ پس کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روحانی دُنیا میں ایک دستور جاری فرمائے، ایک قانون بنائے اور وہ لوگ جو اس دستور پر، اس قانون پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عمل کرنے والے ہوں ان سے اس قانون کی منفعتیں چھین لے اور ان کو اس کے نفع سے محروم کر دے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اور کبھی ہوا نہیں۔ ساری تاریخ انبیاء، ساری تاریخِ مذاہب ہمیں بتا رہی ہے کہ دُعا ہمیشہ کارگر ثابت ہوئی ہے اور دعا کے نتیجہ میں سعید روحوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کھچے ہوئے دوڑتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہونے کی توفیق ملتی رہی ہے۔

پس دُعا پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دی جارہی۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں لیکن نتیجہ نہیں نکل رہا۔ دُعا کرتے ہیں لیکن نتیجہ نہیں نکلتا۔ بعض دفعہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنی دُعاؤں میں بھی مخلص ہیں لیکن دُعا کے علاوہ (دعوت الی اللہ) کے مضمون میں صبر کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ بعض دفعہ بعض عمل جلدی پھل لاتے ہیں۔ بعض ذرا دیر میں پھل لاتے ہیں۔ مختلف قسم کی زمینیں ہیں جن پر کام ہوا کرتے ہیں مختلف قسم کے بیج ہیں جو بوئے جاتے ہیں، بعض بیج ہیں جو آج بوؤ تو کل ان سے ہریالی نکل آتی ہے۔ مثلاً مکئی کے دانے مجھے یاد ہے بچپن میں ہم خاص طور پر اس لئے بویا کرتے تھے کہ بہت جلد ان سے روئیدگی پھوٹتی ہے اور بہت جلدی جلدی مکئی کا سرسبز و شاداب پودا آنکھوں کے سامنے بڑھتا ہے۔ لیکن بعض بیج ایسے ہیں جو بہت لمبا وقت لیتے ہیں۔ زمینوں کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے۔ بعض زمینیں دیر سے بیجوں میں اثر پیدا کرتی ہیں اور ان کو پھوٹنے کے لئے اجازت دیتی ہیں۔ بعض زمینیں جلدی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ جب میں سری لنکا "سیلون بوٹینیکل گارڈن" دیکھنے گیا تو وہاں مجھے ایک درخت دیکھ کر تعجب ہوا جس کے متعلق پتہ لگا کہ ہزاروں سال پرانا ہے اور اس کا پھل میچور (MATURE) ہونے یا بالغ ہونے میں بہت سے سال لگتے ہیں۔ دس پندرہ سال تک وہ پھل آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس پر مجھے اب بعینہٖ یقین سے تو یاد نہیں مگر ۶۰ سال یا اس سے زیادہ مدت اس نے بتائی کہ اس عرصہ میں اس کا بیج پھوٹ کر پودا مناسب قد کو پہنچتا ہے یعنی جوان ابھی نہیں ہوا ہوتا۔ لیکن باقاعدہ ایک پودے کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ اس عمل کے لئے ۶۰ سال درکار ہیں تو اگر کوئی بے صبرا دُعا کرنے والا اُس بیج پر دُعا کرتا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے پہلے مر جاتا کہ وہ پودا بڑا ہو کر پھل لانے کے قابل ہوتا کیونکہ ۶۰ سال کے بعد اس کی بلوغت کا دَور شروع ہوتا ہے اور پھر ایک لمبا عرصہ اس کو پھل لانے میں لگتا ہے تو اللہ کے قوانین جاری و ساری ہیں اور ضرور عمل دکھاتے ہیں لیکن یہ قوانین جن حالات پر صادر ہوتے ہیں وہ حالات بھی تو بدلتے رہتے ہیں۔ ان کی کیفیات مختلف ہیں۔ کچھ حالات خدا کے ایک قانون کے تابع ہیں کچھ دوسرے قانون کے تابع ہیں۔ پس ایسے لوگ جو بے صبری دکھاتے ہیں وہ بعض دفعہ اپنی ذات پر یا خدا کی ذات پر یہ "بدظنی" شروع کر دیتے ہیں کہ یا ہماری دُعاؤں میں کوئی اثر ہی نہیں یا خدا سُنتا نہیں اُن کو بعد میں شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ پس اپنی کیفیت کو درست کریں۔ اللہ کی ذات پر کامل توکل رکھیں۔ دُعا اس طرح کریں جیسا کہ دُعا کرنے کا حق ہے اور صبر کو اختیار کریں اور اپنی طرف سے سب کچھ خدا کے حضور حاضر کر دیں۔ پھر یاد رکھیں کہ پھل پھول لانا اُس کا کام ہے۔ میاں محمد لکھوکی والوں کا یا مجھے یاد نہیں رہا کہ کن کا وہ پنجابی کا شعر ہے۔ بہر حال کسی صوفی بزرگ کا شعر ہے کہ مالی کا کام تو یہ ہے کہ وہ محنت کرے، درخت لگائے اور پھر بھر بھر مشکیں ڈالے آگے مالک کا کام ہے پھل پھول لائے نہ لائے، یہ اس کا کام ہے۔ یہ مالی کے اختیار کی بات نہیں۔ اس کے سپرد جو کام ہے وہ بہر حال کرے اور پھر باقی معاملہ خدا کے سپرد کر دے۔ یہ (دعوت الی اللہ) کا وہ مضمون ہے جو دُعا سے اور صبر سے تعلق رکھتا ہے۔

دُعا کے بعد اپنے نفس کی نگرانی اور اپنا محاسبہ کریں

اس ضمن میں میں ایک اور بات واضح کرنی چاہتا ہوں کہ خدا کے سپرد کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ذمہ داری خدا پر پھینک دے اور جب یہ سوال پیدا ہو کہ تمہاری کوششوں کو پھل نہیں لگ رہے تو آدمی بڑی بیزاری سے یا بے تعلقی سے یہ کہہ دے

کہ جی! مَیں نے جو کرنا تھا کر لیا آگے اللہ کی مرضی۔ یہی بات کہ اللہ کی مرضی اور اللہ کا اختیار ایک صوفیانہ جذبۂ عشق کے ساتھ بھی بیان کی جاتی ہے اور ایک نہایت گستاخانہ بیہودہ طریق پر بھی بیان کی جاتی ہے۔ بات ایک ہی ہوتی ہے مگر اس کے نتائج بالکل مختلف نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کی عظمت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس کی محبت میں پگھل کر یہ کہتے ہیں کہ وہ مالک ہے جب چاہے گا دے گا اور ہم اس کی رضا پر ہر حال میں راضی ہیں یہاں تک کہ وہ نہ بھی دے گا تب بھی راضی ہیں۔ اس بات میں ایک غیر معمولی جذب پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے بعض عظیم الشان کام دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض دعائیں اس اظہار کے نتیجہ میں مقبول ہو جاتی ہیں حالانکہ انسان کے دل کی کیفیت تو وہی رہتی ہے جو ہمیشہ سے ہے لیکن بعض دفعہ انسان ایک دکھے ہوئے دل کے ساتھ انتظار کرتے ہوئے کہ میری دعائیں قبول ہوں گی، ہوں گی، ہوں گی آخر یہ سوچتا ہے کہ کیوں نہیں ہوئیں۔ اس وقت دل بڑی پختگی کے ساتھ اس سارے مضمون پر غور کرتا ہے اور آخری نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ مَیں راضی ہوں۔ میرے اندر کوئی فتور نہیں ہے اور خدا کے حضور اپنے دل کی کیفیت اس طرح پیش کر دیتا ہے کہ اس وقت یہ بات دعا بن جاتی ہے اور عظیم الشان جذب کی طاقت رکھتی ہے یعنی اللہ کی رحمت کو جذب کرنے کی طاقت رکھتی ہے لیکن ایک بدتمیز آدمی جس کو کہا جائے کہ جی آپ کے سپرد یہ کام کیا تھا یا آپ نے ابھی کام کیا نہیں تو وہ کہے کہ جی مَیں نے جو کرنا تھا کر دیا۔ آگے میرا کام نہیں نتیجہ نکالنا۔ یہ اللہ کا کام ہے۔ اس بات میں بڑی سخت بدتمیزی اور گستاخی پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ سمجھتا ہے کہ مَیں نے تو پورا کامل کام کیا۔ اس میں کوئی نقص نہیں چھوڑا اور نہیں نکلتا تو خدا ذمہ دار ہے۔ مَیں ذمہ دار نہیں ہوں۔ یہ بالکل اور مضمون ہے۔ اس مضمون سے ایسا بھاگیں جیسا کوڑھی سے بعض لوگ بھاگتے ہیں کیونکہ یہ انسان کو ہلاک کرنے والا مضمون ہے۔ اس لئے (ایمان والا) جہاں توکل رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میری دعا کو ضرور پھل لگے گا وہاں پھل میں دیر ہونے کی صورت میں اپنے عیوب تلاش کرتا ہے، اپنی کمزوریوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ دعا کو تو ضرور پھل لگنا چاہیئے۔ اللہ کی رحمت اگر دیر سے آ رہی ہے یا نہیں آ رہی تو یہ تو شک والا معاملہ ہی نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی سچی منتوں کو قبول کرتا ہے۔ آج نہیں تو کل اس کی رحمت ضرور نازل ہو گی لیکن یہ خطرہ بھی تو ہے کہ میرے کام میں نقص رہ گیا ہو میری نیتوں میں فتور ہو گیا ہو۔ مَیں نے اس بھونڈے انداز سے کام کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ قابلِ قبول ہی نہ ہو۔ اس پہلو سے جب انسان اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے تو حکمت کا ایک دوسرا باب کھل جاتا ہے اور حکمت ایک نئے مضمون کے ساتھ انسان پر روشن ہوتی ہے۔ پھر انسان اپنی (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ کس حد تک مَیں نے صحیح کام کیا۔ کس حد تک مجھ میں نقائص ہیں۔ کہیں میرے اعمال کی کمزوری تو نہیں جو لوگوں کو مجھ سے دُور بھگاتی ہے۔ کہیں میرے طرزِ بیان میں تو نقص نہیں کہ لوگوں کے دل میری طرف مائل ہونے کی بجائے وہ مجھ سے متنفّر ہو جاتے ہیں۔ کہیں مَیں بے محل باتیں تو نہیں کرتا کہ جس کے نتیجہ میں عام حالات میں کوئی بات سننا بھی تو میری بے موقع اور بے محل باتوں کے نتیجہ میں مجھ سے بدکتا اور دُور بھاگتا ہے۔ کہیں مَیں ایسی بات تو نہیں کرتا جس میں صرف مجھے دلچسپی ہے اور دوسرے کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کیا مَیں ایسی باتوں کی تلاش میں رہتا ہوں، ایسے مواقع کی تلاش میں رہتا ہوں کہ جب ایک شخص کا دل کسی خاص مضمون کی طرف مائل ہوتا ہو اور مَیں خدا تعالیٰ کی دعوت کے مضمون کو اس کے ساتھ چل کر، اسی رَو میں بہہ کر اس کے حضور پیش کروں یا ان باتوں سے مَیں غافل ہوں تو حکمت کے بہت سے موتی اس کو اس تلاش کے دوران ملیں گے۔ اگر وہ غوطہ لگانے کی استطاعت رکھتا ہو اگر اسے پتہ ہو کہ اپنے نفس کو ٹٹولنے کے لئے کیسی غوطہ خوری کرنی پڑتی ہے۔ کس طرح محنت کے ساتھ اپنے نقائص کو تلاش کرنا پڑتا ہے تو بات وہی حکمت ہی کی ہے کہ حکمت کا اوّل اور آخر دعا ہے۔ مگر دعا کے بعد اپنے نفس کی نگرانی اور محاسبہ یہ حکمت کا دوسرا تقاضا ہے اور سچے توکل اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا ایک طبعی تقاضا ہے۔ پس اس پہلو سے مَیں سمجھتا ہوں کہ بہت سے احمدی اس معاملہ میں بھی غافل ہیں اور انہوں نے کبھی نہ دعا پر اس رنگ میں توجہ دی جیسے دی جانی چاہیئے، نہ حکمت کے دوسرے تقاضے کو پورا کیا اور اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو خدا پر الزام دھرنے کی بجائے اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہو۔

صبر کے نتیجے میں اپنی تدابیر کا ازسرِنو جائزہ لیں

پس وہ سب لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ تو پیغام پہنچا رہے ہیں۔ نتیجہ نہیں نکل رہا۔ ان کو مَیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ان سب باتوں پر غور کیا کریں اور ہر چیز کا اپنے مقام پر حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کا حق ادا کرنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ کامل توکل ہو اور یقین ہو کہ خدا دعاؤں کو سنتا ہے۔ دوسرا حق ادا کرنا یہ ہے کہ اپنا دل اس دعا میں اٹک جائے اور دعا قبول نہ ہو تو مایوسی نہ ہو مگر دکھ ضرور ہو۔ بعض دکھ رضا کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ ایک شخص اپنے محبوب سے کوئی التدعا کرتا ہے، اُس سے کچھ چاہتا ہے اور وہ اُسے نہیں دیتا تو وہ اس پر راضی ضرور ہو گا ناراض نہیں ہو گا۔ لیکن محرومی کا دکھ پھر بھی اپنی جگہ رہتا ہے۔ پس دعا کے ساتھ دکھ کا مضمون شامل ہے اور اس کے ساتھ صبر کا تعلق ہے۔ پس قرآن کریم نے جہاں دعوت الی اللہ کے لئے دعا کا مضمون سکھایا۔ موعظہ حسنہ کا مضمون سکھایا وہاں صبر کا مضمون بھی ہمیشہ ساتھ بیان فرمایا تو دعا کے ساتھ تبھی صبر ہو سکتا ہے جب دکھ پہنچے ورنہ دکھ کے بغیر صبر کے معنی ہی کوئی نہیں۔ کون انسان خوشی پر صبر کرتا ہے، کون انسان بے اعتنائی پر جب پرواہ ہی کچھ نہ ہو اس پر صبر کرتا ہے اور آپ نے کسی سے کوئی چیز مانگی اُس نے نہیں دی آپ نے کہا جاؤ جہنّم میں مجھے پرواہ ہی کوئی نہیں تو صبر کا یہاں کونسا مضمون ہے۔ صبر کا مضمون تو وہاں شروع ہوتا ہے جہاں دکھ شروع ہو، جہاں تکلیف ہو تو قرآن کریم کی ان آیات نے ہمیں یہ طریق سمجھایا کہ جب دعا کرو تو پھر تمہیں دکھوں کے رستے سے گزرنا ہو گا۔ دعا بھی دکھ کے ساتھ کرنی ہو گی اور صبر کے ساتھ کرنی ہو گی اور دعا کے نتیجہ میں اگر تمہاری تمنّا کے مطابق پھل نہ لگیں یا جیسی تمہیں توقع ہے ویسی عطا نہ ہو تو اُس وقت تمہیں صبر کے ساتھ اس صورتِ حال کو برداشت کرنا ہو گا اور صبر کے نتیجہ میں خدا پر الزام لگانے کی بجائے اپنی تدابیر کا تنقیدی نظر سے جائزہ لینا ہو گا اور یہ دیکھنا ہو گا کہ تمہاری طرف سے کوششوں میں کیا کمی رہ گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی نصیحت کے دوران یہاں صبر بھی فرمایا اور موعظہ حسنہ کا بھی ذکر فرمایا۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی اس تعلق کو خوب کھول کر بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (-) (العصر)۔

بات کا آغاز صاف سچّی اور پیاری بات سے کریں

موعظہ اور تواصوا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی نصیحت کرنا اور یہاں فرمایا: حق کے ساتھ اور صبر کے ساتھ نصیحت کرنا۔ دعوت الی اللہ کے مضمون میں موعظہ حسنہ اور صبر کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ پس موعظہ حسنہ کا ایک معنی قرآن سے یہ ثابت ہوا کہ موعظہ حق ہو۔ وہ بات کرو جو سچّی ہو۔ سچی بات سے زیادہ خوبصورت اور کوئی بات نہیں ہے اور دلائل کی بات بعد میں شروع کرو، پہلے صاف سچی پیاری بات کرو۔ ایسی نصیحت کرو جس میں حُسن پایا جاتا ہو۔ موعظہ سچی بھی ہو سکتی ہے اور اس کے باوجود حُسن سے عاری بھی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ حق حُسن ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن طرزِ بیان کا فرق ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم نے (دعوت الی اللہ) کے مضمون میں موعظۂ حسنہ کہا ہے جس میں سچّائی شامل ہے۔ لیکن لفظِ حسنہ پر زور دے کر یہ بتایا کہ حق بات ایسے رنگ میں کہو کہ دوسرے کو پیاری لگے۔ حق بات ایسے رنگ میں نہ کہو کہ جس سے سننے والا بے وجہ تلخی محسوس کرے یہاں یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ بعض دفعہ ایسی بات بھی دوسرے کو تلخ محسوس ہوتی ہے جو حسین ہو۔ جس کے اندر غیر معمولی کشش پائی جاتی ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض دفعہ سننے والے بیمار ہوتے ہیں۔ یہاں ان کا ذکر نہیں چل رہا۔ جو سننے والے بیمار ہیں اُن سے خدا خود نپٹے گا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

(-) (الغاشیہ: ۲۲ تا ۲۵)

کہ اے محمدؐ! تو تو مذکّر ہے اور تیری نصیحت بہت حسین ہوا کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مذکر ہونے کے اندر داخل ہے کیونکہ آپ کو "ذکرًا" فرمایا گیا ہے۔ ایسا رسول جو مجسم ذکر ہے اور "ذکرًا" لفظ کے اندر خدا کی یاد اور نصیحت دونوں مضمونوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ پس اس سے زیادہ حسین نصیحت متصوّر ہی نہیں ہو سکتی جتنی حسین نصیحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا (۔ تو نصیحت کرنے والا ہے تو ان پر داروغہ نہیں ہے) لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ نہیں سنیں گے۔ کچھ ایسے بدنصیب ہوں گے جو پیٹھ پھیر کر چلے جائیں گے۔ ان کے متعلق فرمایا پھر تیرا کام نہیں ہے ان سے نپٹنا۔ چونکہ بیماری ان کی ہے اور بدنصیب وہ ہیں اس لئے اس کی سزا وہ پائیں گے (۔) جو پیٹھ پھیرے گا اور انکار کرے گا (۔) اللہ تعالیٰ اسے عذاب اکبر میں مبتلا فرمائے گا۔ پس موعظۂ حسنہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ نصیحت جو لازمًا دوسرے کو خوش کر دے، وہ نصیحت جو لازمًا دلوں کو کھینچے بلکہ موعظۂ حسنہ سے مراد یہ ہے کہ ایسی حسین نصیحت جو صحت مند انسانوں پر نیک اثر پیدا کرنے والی ہو۔ جو دلوں کے بیمار اور ٹیڑھے ہیں ان کے ردّ عمل سے اس کی نصیحت کا غیر حسنہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اگر بیمار متلی سے مرتے ہوئے آدمی کو جو میٹھے کے تصوّر سے بھی قے کرتا ہو آپ انگور کھلائیں گے تو انگور اپنی ذات میں ایک اچھی چیز اور نعمت ہیں لیکن اس کے ردِّ عمل کے نتیجہ میں انگور کو خراب تو نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے دوسرے آدمی کی صحت ایک لازمی شرط ہے اس بات کے لئے کہ وہ اس نیک اثر کو قبول کرتا ہے یا نہیں۔

پس موعظۂ حسنہ کی تعریف یہ ہے کہ آپ کے دل سے موعظۂ حسنہ اٹھی ہے۔ سننے والے کے کانوں سے اس کا تعلق بعد میں پیدا ہوگا۔ آپ کے دل سے ایسی پیاری آواز اٹھی ہے۔ آپ کی زبان سے ایسے حسین رنگ میں وہ بات ادا ہوئی ہے اور آپ نے اس مضمون کو ایسے عمدہ رنگ میں جس کو سنا رہے ہیں اس کے سامنے پیش فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اسے ضرور آپ کی طرف مائل ہونا چاہیئے۔ یہ ہے موعظۂ حسنہ۔ پھر اگر نہیں مائل ہوتا تو اس کا تعلق خدا سے ہے۔ اس کا پھر بندے سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور اس کے مائل نہ ہونے کے نتیجہ میں اس پر کوئی حرف نہیں آتا۔ پس یہی آیتِ کریمہ جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ فرماتا ہے (۔) اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو سچی راہ سے ضرور بھٹکیں گے اور بھٹک جاتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کو بہتر جانتا ہے جو ہدایت پانے والے ہوتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ تم موعظۂ حسنہ کرو گے تو ضروری نہیں کہ اس موعظۂ حسنہ کے نتیجہ میں لازمًا عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوں لیکن وہ لوگ جو پاک دل رکھتے ہیں وہ لوگ جو نیک فطرت رکھتے ہیں وہ ضرور اس موعظۂ حسنہ سے کھینچے جائیں گے۔ اس کے مقابل پر موعظۂ سیّئہ یعنی بری نصیحت کی تعریف یہ بنے گی کہ وہ نصیحت جو نیک فطرت لوگوں کو کھینچنے کی بجائے ان کو اور بھی دور کر دے۔ پس موعظۂ حسنہ میں یہ پوٹینشل (POTENTIAL) ہے۔ یہ اندرونی صلاحیت اور قابلیت موجود ہے کہ اگر سننے والا صحت مند ہو اور اس کے اندر کوئی بیماری نہ ہو تو وہ ضرور اس نصیحت کی طرف کھینچا جائے گا اور بد نصیحت سے مراد یہ ہے کہ اچھی بات ہونے کے باوجود ایسے بیہودہ رنگ میں پیش کی جائے کہ عام طور پر صحیح الدماغ، صحیح صلاحیتوں والا انسان ہو اور وہ قریب آنے کی بجائے بھٹک جائے۔ پس (دعوت الی اللہ) میں یہ احتیاط بڑی ضروری ہے اور یہ بھی حکمت ہی کی تفصیل ہے۔ پس موعظۂ حسنہ فرمایا اور دلائل کی بات ابھی نہیں کی۔ دلائل بہت بعد میں آتے ہیں۔ سب سے پہلے نیک نصیحت ہے جو عمل دکھاتی ہے اور قرآن کریم نے ہمیشہ موعظۂ حسنہ کو دلائل سے پہلے رکھا ہے۔ جہاں اس مضمون کا ذکر ہے وہاں موعظۂ حسنہ کو پہلے رکھ دیا۔ (برائی کو نیکی سے دور کر دو)۔ یہ بھی وہی مضمون ہے (ترجمہ۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا بات اچھی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں) جو احسن چیز ہے اس کے ذریعہ بدی کو دور کر دو (۔) پھر تم دیکھو گے کہ وہ شخص جو تم سے دشمنی رکھتا ہو وہ بھی تمہارا گہرا جانثار دوست بن جائے گا۔ دوست کبھی بھی دلائل کے ذریعہ نہیں بنا کرتے۔ یہ بات آپ یاد رکھیں۔ یہاں کس حسن کا ذکر ہے وہ حسن جس کا جادو دل پر چلتا ہے اور وہ اخلاقِ حسنہ ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ (۔) اس سے زیادہ حسین قول کس کا ہو سکتا ہے جس نے خدا کی راہ میں بلایا اور نیک اعمال کے ذریعہ اپنے قول کو زینت بخشی۔ پس قرآن کریم کی ایک دوسری آیت سے موعظۂ حسنہ کی یہ (تشریح) ہمیں معلوم ہوئی کہ خدا کی طرف بغیر کسی دلیل کے بلانا، ایک سچے دل کے ساتھ ایک گہرے جذبے کے ساتھ، اس کامل یقین کے ساتھ کہ آپ حق پر ہیں اور آپ خدا کو جانتے ہیں اور خدا کو مل چکے ہیں اور واقعۃً خدا کی طرف بلا رہے ہیں اور بلانا اس طرح کہ آپ بلانے سے پہلے اپنے اعمال کو زینت بخش چکے ہوں۔ آپ کے اعمال حسین ہو چکے ہوں۔ جب اعمال حسین ہوں گے تو یہ قول حسن بن جائے گا۔ اس کے بغیر نہیں کیونکہ ان دونوں باتوں کو مشروط فرما دیا ہے (۔) اس سے زیادہ کون اپنی بات میں حسین ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے (۔)۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے اعمال حسنہ ہوں۔ اس کے اعمال کا حسن اس کی بات کے حسن میں تبدیل ہوگا۔

کامیاب مربّی وہ ہے جس کا کردار اس کے قول کو حسن بخشتا ہے

اب یہاں ایک ایسے قول حسن کا ذکر چل رہا ہے جو انقلابی طاقت رکھتا ہے۔ جو دلوں کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ بعض قولِ حسن، بڑی ہی دلکش باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا عملِ صالح سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور بڑی بڑی چرب زبانی کے ساتھ وہ باتیں بیان کی جاتی ہیں مگر کوئی اثر نہیں ہوتا اور یہی اس میں راز ہے کہ قرآنِ کریم کی اصطلاح میں قولِ حسن سے مراد یہ نہیں ہے کہ نہایت ہی خوبصورت انداز میں لپیٹ لپیٹ کر باتیں کرو اور ایسے چسکے کے ساتھ مضمون کو بیان کرو کہ سننے والے کا منہ بھی چٹخارے لینے لگے۔ یہ موعظۂ حسنہ نہیں ہے یہ لفّاظی ہے۔ یہ شاعری ہے یہ چرب زبانی ہے جو چاہیں اس کو کہہ لیں۔ موعظۂ حسنہ عملِ حسن سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو (اور عمل صالح کرے) سے خوب کھول دیا تو قرآن کریم کی اصطلاحوں کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم سے مدد لینے کی ضرورت ہے۔ پس موعظۂ حسنہ صرف اچھی نصیحت نہیں ہے۔ ایسی اچھی نصیحت ہے جس کی تائید میں بہت ہی حسین اعمال کھڑے ہوں جس کی پشت پناہی میں انسان کا عظیم کردار کھڑا ہو۔ دنیا کے سامنے وہ ایک ایسا کردار لے کر نکلے جو نہ صرف بیدار ہو بلکہ جاذب کرنے والا ہو، کھینچنے والا ہو۔ لوگ حیرت سے اس کو دیکھیں کہ یہ کون انسان ہے جو ہم میں اس دنیا میں بستا ہے لیکن ہم سے مختلف ہے اور میں نے پہلے بھی بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اکثر کامیاب (مربیان) وہی ہیں جن کا کردار ان کے قول کو حسن اور قوت بخشتا ہے اور انہی کے ذریعہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پس آپ اس بات کو دوبارہ دعا کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو ایک اور نیا مضمون ہمارے سامنے نکلتا ہے۔ پہلے دعائیں کیں۔ دردِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور التجائیں کیں کہ اے خدا! ہم تیری راہ میں لوگوں کو تیری راہ ہی کی طرف بلانے کے لئے نکلے ہیں ہماری محنتوں کو قبول فرما۔ پھر جب ان میں اثر نہیں دیکھا تو اپنا جائزہ لیا اور دیکھا کہ مجھ میں کیا کیا نقص ہیں۔ کہاں میں نے غلطیاں کی ہیں۔ کہاں میری بات میں تشدّد پایا جاتا ہے۔ کہاں میری بات سے لوگ اسے سن کر دھکا کھاتے رہے بجائے اس کے کہ میری طرف مائل ہوتے اور کون سی کمزوریاں ہیں جو مجھ سے رونما ہوئیں اور جب اپنی ناکارہ حالت کو پہچان لیا، اپنی بے بسی کو محسوس کر لیا تو اس کیفیت سے ایک نیا دکھ ابھرے گا اور اس کیفیت سے پھر ایک دعا اور اٹھے گی گویا پہلی دعا کو تقویت دینے کے لئے ایک ترمیم شدہ دعا، ایک نئی دعا دل سے اٹھے گی جس میں انسان یہ عرض کرے گا کہ اے خدا میں دعائیں تو کرتا رہا مگر اپنے حال سے غافل تھا۔ مجھے پتہ نہیں لگ سکا کہ تیری راہ میں چلنے کے کیا آداب ہیں اور تیری راہ میں بلانے کے کیا طریقے ہیں۔ پس اب میں نے پہچانا ہے اور پوری طرح نہیں کسی حد تک میں واقف ہوا ہوں۔ میں اپنے اعمال کی ایسی اصلاح چاہتا ہوں کہ میرا قول حسن بن جائے اور قولِ حسن کی تعریف تو نے یہ فرمائی ہے۔ (۔) کہ اچانک یہ معجزہ رونما ہو جائے کہ وہ جو تیرا دشمن تھا وہ تجھ پر جانثار دوست بن جائے۔ اے خدا میں تو یہ نہیں دیکھ رہا۔ میری دعاؤں میں اگر کوئی کمی ہے تو میری دعا یہ ہے کہ اس کمی کو پورا فرما دے۔ میرے اعمال میں جو نقائص میرے سامنے روشن ہوئے ہیں۔ ان نقائص کو دور فرما دے کیونکہ بہت سے ایسے ہیں جن پر مجھے استطاعت نہیں ہے۔ میں چاہتا بھی ہوں تو دور نہیں کر سکتا اور اکثر وہ نقائص جو جان کو وبال کی طرح چمٹ جاتے ہیں، جو امراضِ مزمنہ بن جاتے ہیں یعنی دائمی امراض بن جاتے ہیں ان کے متعلق یہ ضروری نہیں ہے کہ اس شخص کو آپ ایسا بے حس اور بے دین سمجھیں کہ نیکی کی باتیں کرنے کے باوجود وہ بعض اعمال میں گندا ہے۔ اس مضمون کو اگر قرآن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی میں سمجھیں گے تو آپ کو یہ فتویٰ دیتے ہوئے خوف محسوس کرنا چاہیئے کیونکہ ہر انسان کے ساتھ کچھ ایسے عوارض چمٹے ہوئے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا۔ بعض دفعہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بعض دفعہ ان سے وحشت کھاتا ہے لیکن اس کے باوجود دُور کرنے میں اس کو طاقت نہیں۔ ڈرگ ایڈکشن (DRUG ADDICTION (منشیات کی عادت) اور EVIL ADDICTION) دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور فطرت کے ایک ہی حصے میں ان کی جڑیں ہیں۔ DRUGS (منشیات) کے ساتھ جو لوگ چمٹ جاتے ہیں۔ نشہ آور دواؤں کے جو شکار ہو جاتے ہیں ان کو ایک موقعہ پر محسوس ہوتا ہے کہ ہم بہت ہی گندی حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ وہ ہر طرح زور لگاتے ہیں کہ اس حالت سے نکلیں مگر نکل نہیں سکتے اور بعض دفعہ ان کو طبیبوں کی ضرورت پڑتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ اس مرض سے چھٹکارا حاصل کریں مگر نہیں چھٹکارا حاصل کر سکتے۔ طبیبوں کی طرف دوڑتے ہیں اور اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ ہاں مجھ سے جو چاہو کرو مگر میری اس حالت کو بدل دو۔ پس خدا کے حضور ایسے اعمال سے چھٹکارے کے لئے جب انسان کو دُعا کرنی ہو تو اپنے آپ کو پیش بھی کرنا ہوگا اور یہاں قبولیتِ دُعا کا یہ راز ہے جس کو سمجھے بغیر اگر دُعا کریں گے تو قبول نہیں ہوگی۔ وہ مرض جس سے نفرت ہے اس مرض سے نفرت کی حد تک تو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تمہیں نفرت ہے لیکن اس کے باوجود اس سے ایک تعلق بھی قائم ہو چکا ہے اور وہ تعلق بعض دفعہ ایسا گہرا اور ایسا مجبوری کا تعلق ہو جاتا ہے کہ انسان سچے دل سے یہ بھی دُعا نہیں کر سکتا کہ مجھے اس سے چھٹکارا نصیب ہو جائے یعنی جس مرض میں مبتلا ہے اس سے چھٹکارے کے لئے دُعا بھی کرتا ہے مگر دُعا میں گہری صداقت نہیں پائی جاتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ٹٹول کر اپنے آپ کو خدا کے سپرد نہیں کرتا، پیش نہیں کرتا اور یہ فیصلہ نہیں کرتا کہ اے خدا بہت تلخ معاملہ ہے میں جانتا ہوں کہ اس بات کو چھوڑنا میرے لئے سخت تلخی کی زندگی کو قبول کرنا ہوگا اور میری اچھی طرح نظر ہے۔ پھر بھی میں اپنے وجود کو تیرے حضور پیش کر دیتا ہوں تو چاہے کر گزر، مجھے اس بیماری سے نجات بخش دے۔ اس کامل خلوص اور یقین اور گہرے علم کے ساتھ اگر دُعا کی جائے تو وہ ضرور مقبول ہوتی ہے تو حکمت کا یہی مضمون بار بار کروٹیں بدلتا ہے۔ کبھی دُعا کی طرف مائل ہوتا ہے، پھر دُعا سے منعکس ہو کر عمل کی دُنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پھر انسان عمل میں اپنے نقائص تلاش کرتا ہے۔ پھر بداعمالیوں سے چھٹکارے کے لئے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پھر دعائیں کرتا ہے اور اس کے بعد بالآخر اپنی کیفیت پر صبر کے بعد جب دیکھتا ہے کہ مدِ مقابل کسی طرح سننے پر آمادہ نہیں اور نیک نصیحتیں کارگر نہیں تو پھر دلائل کو بھی استعمال کرتا ہے۔ پھر (برائیوں کو نیکی سے دُور کرنے) کا مضمون بھی شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ سب سے آخر پر ہے لیکن اس کے لئے تیاری بھی ضروری ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آخر ایک وقت بات مجادلے تک ضرور پہنچی ہو (سوائے اس کے کہ اللہ چاہے) اور آپ اس کی تیاری نہ کریں اور پھر دعویٰ کریں کہ ہم خدا کی راہ کی طرف قرآنی تعلیم کے مطابق بلانے والے ہیں۔

دُعا گو داعیانِ الی اللہ کی ضرورت ہے

پس یہ وہ پہلو ہے جو ہمیں علمی تیاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہے لیکن بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ لوگ اوّل تو پوری طرح دُعا نہیں کرتے جیسی لگن کے ساتھ دُعا ہونی چاہیئے، اپنے مقاصد کے لئے اور اپنی مرادیں پانے کے لئے تو دل سے بڑی طاقت سے دُعا اُٹھتی ہے۔ اپنی ناکامیوں پر حسرت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف طبیعت مائل ہوتی اور اس سے مدد چاہتی ہے اور اس کے سہارے ڈھونڈتی ہے لیکن (دعوت الی اللہ) کے معاملہ میں یہ سنجیدگی نہیں ہے۔ دُعا میں وہ بے قراری نہیں ہے۔ اکثر لوگوں کے دل میں نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد پھر (دعوت الی اللہ) کیسے پھل لا سکے گی کیونکہ (دعوت الی اللہ) کا آغاز ہی دُعا سے ہوتا ہے اور اس کے بغیر (دعوت الی اللہ) کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کوئی معنی خیز سفر نہیں کر سکتی۔ کوئی معنی خیز نتائج پیدا نہیں کر سکتی تو زبانی پیغام پہنچانا کام نہیں ہے۔ پھر آگے حکمت کا مضمون ہے اور بہت تفصیل کے ساتھ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نے آج تک بیسیوں مجالس میں اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ ایسی بھی مجالس ہیں جن کی کیسٹس موجود ہیں اور ممکن ہے پچیس[۲۵]، تیس[۳۰]، چالیس[۴۰] گھنٹے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہو۔ اس میں حکمت کا مضمون ایک (مربی) کو سمجھانے کے لئے میں نے حتی المقدور پوری کوشش کی ہے لیکن اس کے باوجود جب بھی میں غور کرتا ہوں کوئی نہ کوئی نیا نکتہ پھر ایسا دکھائی دیتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون ختم ہونے والا مضمون نہیں ہے۔ اس رنگ میں کتنے ہی جو غور کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ یہ ہے داعی الی اللہ جس کی جماعت کو ضرورت ہے۔ ایک دُعا گو داعی الی اللہ جو ہمیشہ اپنے اعمال کا نگران ہو اور محاسبہ کرنے والا ہو۔ جو ہمیشہ عاجزی اور انکسار کے ساتھ جب بھی اپنے اعمال کی کمزوریوں پر نگاہ پڑے ان کمزوریوں کو خدا کے حضور اس التجا کے ساتھ پیش کرنے والا ہو کہ جو چاہتا ہے کر گزر مگر ان دعووں کو مٹا دے۔ ان کمزوریوں کو دُور فرما دے۔ وہ چیز کہ نیک اعمال اس کی موعظۂ حسنہ کو حسین بنا رہے ہوں اور ان میں ایک عظیم الشان جذب پیدا کر رہے ہوں جو بار بار کبھی دُعا کی طرف متوجہ ہو، کبھی اعمال کی طرف۔ پھر اعمال کو دُعا کے ساتھ ملا کر مختلف کروٹیں بدلتا ہوا، مختلف پہلو اختیار کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ لیٹے ہوئے بھی اور اُٹھتے ہوئے بھی اور چلتے ہوئے بھی دُعاؤں کے ذریعہ خدا سے سہارے مانگ رہا ہو یہ وہ داعی الی اللہ ہے جس کی جماعت کو ضرورت ہے۔ پھر وہ صبر کرنے والا ہو جلدی ہار جانے والا نہ ہو۔ ایک طریق اگر کارآمد ثابت نہ ہو تو دوسرے طریق کی تلاش کرنے والا ہو اور یہ نہ کہے کہ یا خدا پھل نہیں دے رہا یا زمین ہی گندی اور ناپاک ہے اور اس کو پھل نہیں لگیں گے۔ ایسی باتیں کرنے والے کو واقعی پھل نہیں لگا کرتے۔ ان کی دعائیں بھی نامراد ہو جاتی ہیں اور ان کی وہ زمینیں بھی بنجر ثابت ہوتی ہیں جن پر وہ کام کرتے ہوں۔ زمینوں کو زرخیز سمجھیں یعنی صلاحیت کے لحاظ سے اور اگر پھر محنت اور صبر کے ساتھ کام کریں گے تو بعض زمینوں میں دیر سے پھل ملے گا۔ لیکن بالآخر ان زمینوں سے پھل ضرور ملے گا۔ دیر سے روئیدگی باہر آئے گی مگر ضرور باہر آئے گی اور آخر اپنی بلوغت کے سارے منازل طے کر کے پھل تک منتج ہو گی۔

وقت بہت کم ہے کام تیز کریں

پس یہ قوانینِ قدرت ہیں جن پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تنظیموں کی اور ان لوگوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں جن کے سپرد انتظام کئے گئے ہیں اس مضمون پر میں (اللہ نے چاہا تو) کسی حد تک اگلے خطبہ میں روشنی ڈالوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو یہ باتیں بار بار سمجھائی جا چکی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو کرنے کا سلیقہ نہیں آیا۔ اس سلسلہ میں جماعت کے وہ بزرگ عہدیدار جن کے سپرد ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ ان کو جس طرح اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں شاید وہ ان باتوں سے لابلد ہیں یا غافل ہیں۔ کیسے ان کو کام کرنا چاہیئے۔ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ میں میں اس سلسلہ میں کچھ گفتگو کروں گا۔ عمومی طور پر میری جماعت کو نصیحت یہ ہے کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ زمانہ بہت تیزی سے آگے نکل رہا ہے۔ اس کمی کو جو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں کہ ہم وقت سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کو دعاؤں کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کریں (دعوت الی اللہ) کے تعلق میں دعائیں ایک الگ معاملہ ہے جس پر میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ عمومی دعائیں جماعت کے مستقبل کے لئے کریں عمومی دعائیں جماعت کی بہبود کے لئے کریں۔ اور اس یقین کے ساتھ کریں کہ اگر جماعت کا مستقبل روشن ہے تو ضرور اس عالم کا مستقبل روشن ہے۔ ضرور انسانیت کا مستقبل روشن ہے۔ اگر جماعت کے مستقبل کے متعلق خدشے ہیں تو پھر اس انسانیت کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت کی بھی توفیق بخشے اور بنی نوع انسان کی حفاظت کی توفیق بھی بخشے اور (-) روحانی انقلاب برپا کرنے کی توفیق بخشے (-)۔

اہلِ فرانس کے نام پیغام

آج جلسہ سالانہ فرانس کا پہلا دن ہوگا یعنی آج ان کا افتتاحی اجلاس جمعہ کے معاً بعد ہوگا۔ گذشتہ مرتبہ میں نے جاپان کے جلسہ کے لئے جو پیغام بھیجا تھا اس کی دیکھا دیکھی فرانس والوں نے بھی فوراً درخواست بھیج دی کہ ہمارا بھی اگلے خطبہ میں ذکر کر دیں۔ ان کا اس لحاظ سے بھی خصوصی حق بنتا ہے، ویسے تو ہر جماعت کا ہی حق ہے کہ میں نے ان سے جلسہ میں شامل ہونے کے ارادے کا ذکر کیا تھا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام بن گیا تھا لیکن کسی اور وجہ سے اس پروگرام کو منسوخ کرنا پڑا۔ وہاں سے کچھ دوست جو تشریف لائے انہوں نے بتایا ہے کہ اس سے جماعت بیچاری بہت ہی دل شکستہ ہے کیونکہ انہوں نے بڑی محنت اور شوق سے ٹاؤن ہال کی خدمت کی۔ اسے پینٹ کیا۔ نئے نئے حسن پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پھولوں، کیاریوں کی طرف توجہ دی اور جلسہ کے انتظامات کئے۔ شہر کے مختلف بڑے بڑے لوگوں سے رابطے کئے۔ بعض عالمی شہرت والے دوستوں سے بھی رابطے کئے اور ان کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اتنے شوق سے وہ گھر سجا کر آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور آپ نے کہہ دیا میں نہیں آسکتا تو انہوں نے یہ حوالہ دے کر بھی کہا ہے کہ اگر آ نہیں سکتے تو ہمارے متعلق کچھ گفتگو ہی ہو جائے۔ کچھ ہمارا ذکر ہی چلے جو ہم براہِ راست سُنیں چنانچہ یہ خطبہ وہ براہِ راست سُن رہے ہیں۔ اس لئے میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) پھر ملاقاتیں ہوں گی۔ میں آپ کی ہر رنگ میں دلجوئی کی کوشش کروں گا۔ جو نصیحت میں نے آج جماعت کو کی ہے وہی نصیحت آپ کے لئے ہے۔ فرانس میں سب سے زیادہ دعوت الی اللہ کی کمی ہے۔ اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم بنجر ہے لیکن بنجر زمینوں کو بھی تو خدا تعالیٰ زرخیز بنا دیا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ ذکر ہے۔ اگر واقعۃً وہ زمین بنجر ہے تو آپ کی دُعا تو بے پھل کے نہیں، بے ثمر نہیں رہ سکتی۔ آپ کی دُعا میں یہ طاقت ہے اگر آپ سچے دل سے پورے خلوص کے ساتھ دُعا کا حق ادا کرتے ہوئے دُعا کریں گے تو اگر فرانس کی سرزمین بنجر بھی ہے تو یہ سبز و شاداب بن سکتی ہے۔ قرآن کریم اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کیا تم نے "الی الارض الجرز" نہیں دیکھا۔ کس طرح بنجر زمینوں کی طرف خدا کی رحمت کا پانی جب برس کر چلتا ہے تو ویرانوں کو خوبصورت شاداب گلستانوں میں تبدیل کر دیا کرتا ہے۔ پس بنجر ہی سہی مگر آپ کی دعائیں تو بے ثمر اور بے اثر نہیں ہو سکتیں۔ دعائیں کریں، محنت کریں۔ کوشش کریں تاکہ (دینِ حق) کا وہ رُوح پرور انقلاب جس نے آخر ساری دُنیا میں ضرور آنا ہے فرانس میں بھی اس کی بہار کے کچھ نظارے تو لوگ دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور مختصر سا اعلان یہ ہے کہ آجکل سردیوں کی وجہ سے دن اتنے چھوٹے ہو گئے ہیں کہ جمعہ ختم ہونے سے پہلے ہی نماز عصر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں ہمیں اختیار ہی کوئی نہیں سوائے اس کے کہ ہم جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر لیا کریں اور مجھے پورے شرح صدر کے ساتھ یقین ہے کہ اس کی اجازت ہے کیونکہ یہ ایک ایسی مجبوری ہے جسے ہم ٹال ہی نہیں سکتے۔ اس لئے جب تک چھوٹے دنوں کا یہ تقاضا رہے گا آئندہ اس وقت تک نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کی جائے گی اور آج بھی کی جائے گی۔

خبریں

ملکی خبریں

○ دریائے جہلم میں کشتی الٹنے سے خطرہ ہے کہ ایک سو ۱۰۰ افراد ڈوب گئے ہیں۔ جھنگ خوشاب روڈ پر ماچھیوال کے قریب افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ کشتی میں ۲۰۰ افراد سوار ہو گئے تھے۔ یہ افراد ایک میلہ میں شرکت کے بعد واپس آ رہے تھے زیادہ بوجھ کے باعث توازن برقرار نہیں رہ سکا۔ دو بچوں سمیت صرف سات افراد کی نعشیں مل سکی ہیں۔

○ جیے سندھ تحریک نے سندھ کی علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ تحریک کے مرکزی رہنماؤں نے اپنے لیڈر جی ایم سید کی قیادت میں اعلان کیا ہے کہ سندھ ایک علیحدہ ملک ہے۔ سندھی ایک قوم ہیں اور آزادی ان کا بنیادی حق ہے۔ آج سے ہم پاکستان سے اپنی آزادی کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ پاکستان نہیں پنجابستان اور ظالمستان ہے۔ ان لیڈروں نے یہ اعلان جمعہ کے روز نشتر پارک کراچی میں جی ایم سید کی ۸۹ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک بڑے جلسۂ عام میں کیا۔

○ فرانس پاکستان کو بجلی کے دو غیر ایٹمی پلانٹ دے گا۔ اس کے علاوہ سرنگیں صاف کرنے والی تین آبدوزیں دینے کے معاہدے پر بھی دستخط ہو گئے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ اگر آل پارٹیز کانفرنس کوئٹہ میں نہ ہوئی تو وہ شرکت نہیں کریں گے۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کو قرارداد پاکستان کے مطابق خود مختاری ملنے تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔

○ پی ڈی اے بلوچستان کے جنرل سیکرٹری ہاشم کاکڑ کو برطرف کر دیا گیا۔

○ سندھ میں گذشتہ ہفتہ ڈاکوؤں کا ہفتہ قرار دیا گیا ہے۔ اس ہفتے میں انہوں نے ۲۴ افراد کو قتل کیا اور ۲۵۰ کو اغوا کر لیا۔ یہ اعداد و شمار ۹ سے ۱۵ جنوری کے ہیں۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ پاکستان اب اسلحہ فروخت کرنے والے ممالک کے رحم و کرم پر نہیں رہنا چاہتا۔ وہ میراج طیاروں کی مرمت اور پرزوں کی تیاری کا سلسلہ بھی شروع کرنا چاہتا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے حالیہ دورے کا مقصد اسلحہ کی خریداری کے متبادل ذرائع اختیار کرنا ہے۔

○ عالمی ادارے نے وارننگ دی ہے کہ اگر واپڈا نے اپنے دس ارب روپے کے واجبات وصول نہ کئے تو امداد روک لی جائے گی۔ بلوچستان نے ایک ارب کراچی سیوریج بورڈ نے ۴۰ کروڑ اور کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے واپڈا کے ۹۰ کروڑ ادا کرنے ہیں وزیر مملکت برائے بجلی مسٹر جام یوسف نے کہا ہے کہ حکومت واپڈا کی پرائیویٹائزیشن پر غور کر رہی ہے۔ لیکن جب تک واجبات ادا نہیں ہوتے کوئی خریدار کیسے حامی بھرے گا۔

○ پاکستان اور سری لنکا کے دوران چوتھے ون ڈے کرکٹ میچ میں سری لنکا نے پاکستان کو ہرا دیا۔ سری لنکا کے حالیہ دورے میں یہ اس کی پہلی کامیابی ہے۔

○ ایوان صدر اسلام آباد کے مسلح دستوں اور قومی اسمبلی کے سپیکر کے زیر انتظام پارلیمنٹ کے سیکورٹی سٹاف میں مسلح تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ یہ مسلح تصادم ایک سڑک کو استعمال کرنے کے بارے میں تھا۔ جو ایوان صدر کے ملازمین اور پارلیمنٹ کے ملازمین کے مشترکہ استعمال میں تھی۔ لیکن دو دن قبل سپیکر نے ایک خاص حکم جاری کر کے ایوان صدر جانے والوں کے لئے اس سڑک کے استعمال پر پابندی لگا دی تھی۔ اس پر ایوان صدر کے مسلح دستوں نے زبردستی وہ سڑک استعمال کرنے کے لئے سڑک پر لگے ہوئے گیٹ کے تالے توڑنے کی کوشش کی۔ اس تنازعے میں قومی اسمبلی کے سپیکر اور ایوان صدر کے افسران میں سے کوئی بھی اپنی پوزیشن چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔ سینئر وزراء اور اعلیٰ افسران کے درمیان کئی بار اس بارے میں مذاکرات بھی ہوئے۔ وزیر اعظم کو فرانس میں فون کر کے اس بارے میں آگاہ کیا گیا جنہوں نے سابقہ پوزیشن کو بحال کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ آخری فیصلہ وہ آ کر کریں گے۔ اخبارات نے اس تنازعے کو بڑی بڑی سرخیوں سے شائع کیا۔

○ جنرل آصف نواز کے امریکہ کے دورے کے بارے میں سرکاری طور پر امریکہ اور پاکستان دونوں میں خاموشی ہے۔ امریکی کانگرس کے سخت گیر ارکان پاکستان سے مفاہمت کے خلاف ہیں۔ تاہم جنرل آصف نواز نے ذاتی طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکیوں کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ صدر صدام حسین کے اقتدار کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ نئی قیادت کے آنے تک عراق اچھوت ملک بنا رہے گا۔ اور امریکہ کی طرف سے عراق کے خلاف اخلاقی سیاسی اور اقتصادی دباؤ برقرار رہے گا۔

○ سابق سوویت یونین کی گیارہ میں سے سات ریاستیں مسلح افواج کی مشترکہ کمان قائم کرنے پر راضی ہو گئی ہیں۔ مسلح افواج کے افراد ایک ہی حلف اٹھائیں گے۔ مسلح افواج پر راضی ہو جانے والی جمہوریاؤں کے نام نہیں بتائے گئے۔

○ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیل عربوں کے مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے۔

○ جرمنی کے خفیہ کاغذات سے انکشاف ہوا ہے کہ دونوں جرمنیوں کے اتحاد کے بعد سے متعدد ملکوں کو سابق مشرقی جرمنی کا اسلحہ بھاری مقدار میں دیا جا چکا ہے۔ جرمنی کی اپوزیشن ان کاغذات کو جرمن پارلیمنٹ میں پیش کئے جانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔

○ صدر قذافی نے عربوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ لیبیا کے خلاف امریکی اور یورپی ممالک کی دھمکیوں کی بناء پر عرب اسرائیل مذاکرات کا بائیکاٹ کر دیں۔

○ ۵۰ لاکھ افغانی مہاجرین شاید اب کبھی بھی اپنے ملک واپس نہ جا سکیں گے۔ جن زمینوں کو وہ کاشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے تھے۔ وہ بمباری کی وجہ سے اب کھنڈرات بن چکی ہیں۔

○ ایک امریکی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کے پاس ۲سو کلو پلوٹونیم موجود ہے۔ جس سے وہ چالیس ایٹم بم بنا سکتا ہے۔

○ امریکی سی آئی اے نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت اب کیمیاوی ہتھیاروں کی تلاش میں ہیں۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیار اور بیلسٹک میزائل تیار کر رہے ہیں۔ پاکستان واشنگٹن سے ملنے والے ایف ۱۶ طیاروں میں ایٹمی ہتھیار نصب کر رہا ہے۔

○ جاپانی وزیراعظم نے جاپان کے کوریا کے عوام کے خلاف مظالم پر "دل کی گہرائیوں سے معافی طلب کی ہے"۔ ان مظالم کا ۱۹۱۰ء سے لے کر ۱۹۴۵ تک کوریا پر جاپان کے تسلط سے تعلق ہے تاہم انہوں نے مظلوم کوریائی عوام کے لئے کسی معاوضے کا ذکر نہیں کیا۔

○ الجزائر کے نئے صدر محمد داؤ دلیف نے حلف اٹھا لیا ہے وہ ۲۷ سالہ جلاوطنی کے بعد گذشتہ روز ہی ملک میں آئے ہیں۔ ان کی جلاوطنی کے دوران ان کو موت کی سزا سنائی گئی تھی۔

○ بنگلہ دیش کی سابق خاتون اوّل بیگم روشن ارشاد ۱۳ ماہ کی قید کے بعد رہا ہو گئیں۔

○ ایل سلواڈور (لاطینی امریکی ریاست) میں ۱۲ سالہ خانہ جنگی باضابطہ طور پر ختم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍جنوری بمقام قادیان دارالامان کا خلاصہ مطبوعہ الفضل ۱۶؍جنوری پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کے میدان میں فعّال خدمات کرنے کے لئے کمربستہ ہو جانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قادیان کی واپسی اسی وقت حقیقی واپسی ہو گی۔ جب یہ پیغام کی فتح کے ساتھ ہو گی۔ اس کیلئے سخت محنت کرنی ہو گی۔

نمایاں اعزاز

عزیزہ مبارکہ رفعت بنت مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب نائب ناظر تعلیم متعلمہ نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کو اکیڈیمی کی کلاس ون اے میں سال ۱۹۹۱ء کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا ہے۔ عزیزہ کو اکیڈیمی کی طرف سے ٹرافی عطا کی گئی ہے۔

احباب جماعت سے عزیزہ کی مزید کامیابیوں اور نیک خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر تعلیم)

احمدی طلباء وطالبات متوجہ ہوں

میٹرک کے امتحانات قریب آگئے ہیں۔ امید ہے کہ طلباء وطالبات امتحان کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہوں گے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ کالجز اور یونیورسٹیز میں خاص طور پر سائنس (میڈیکل اور انجینئرنگ) کے میرٹ بہت HIGH ہوتے ہیں۔ والدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ بچوں کے امتحان کی تیاری میں ہر ممکن راہنمائی اور مدد کریں۔

محنت کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں اپنے لئے اور تمام احمدی طلباء وطالبات کے لئے حضور پرنور کی خدمت میں دعا کے لئے خط بھی لکھیں۔ امتحان کے بعد رزلٹ سے نظارت تعلیم کو مطلع کریں اور مزید تعلیم کے سلسلہ میں راہنمائی کی غرض سے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نامور احمدی جرنیل عبدالعلی ملک صاحب ہلال جرأت انتقال فرما گئے

احباب جماعت کو بڑے افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ نامور احمدی جرنیل پاک فوج کے عظیم سپوت، جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں چونڈہ کی ٹینکوں کی جنگ میں شاندار سرخروئی حاصل کرنے والے لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک ہلال جرأت، ستارۂ قائداعظم، جمعہ ۱۷؍جنوری کو آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔

موصوف جرنل عبدالعلی ملک صاحب کو دفاع پاکستان کی شاندار خدمات انجام دینے کے علاوہ جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملی اور وہ کچھ عرصہ تک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ مشہور جرنیل اختر ملک کے چھوٹے بھائی تھے۔

موصوف کا نمایاں ترین کارنامہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ (ضلع سیالکوٹ) کے محاذ پر ٹینکوں کی جنگ میں مختصر سی تعداد کے ساتھ بھارت کے ٹینکوں کی عظیم یلغار پر فتح پانا تھا۔ ان کی اس عظیم فتح کے صلے میں ان کو پاک فوج کے بہادری کے دوسرے بڑے اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت سے نوازا گیا۔ اس وقت وہ بریگیڈئر کے عہدے پر تھے بعد ازاں وہ لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر فائز ہو کر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اسلام آباد میں مقیم تھے جہاں چند ماہ سے آپ بیمار تھے۔ موصوف ایک اچھے شاعر بھی تھے چنانچہ غالباً آپ کی آخری پبلک تقریب اسلام آباد کی جماعت کے زیر اہتمام نعتیہ مشاعرہ کی تقریب تھی جس میں آپ نے تشریف لا کر اپنی خوبصورت نعت سنائی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے موصوف کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے درجاتِ قرب میں بڑھاتا رہے۔

ضروری اعلان برائے طلباء وطالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں۔ براہِ کرم اس سلسلہ میں نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب کارکن دارالقضاء کے بیٹے لبیب احمد (بعمر تین ماہ) کا آپریشن فضل عمر ہسپتال، ربوہ میں وسط فروری ۹۲ء میں ہو گا۔ بچے کے دونوں پاؤں پیدائشی طور پر ٹیڑھے ہیں۔

ضرورت ہے

سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل پتہ پر مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں۔ معاوضہ انتہائی معقول اور مزید ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

مینجر کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۷۱ / ۶۰۶

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان ۶۴۹ : رہائش ۶۷

دو۲۰۰ سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ ‖ "جرمن ہومیو علاج" ‖ جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ
"جرمن ہومیو علاج"
اوقاتِ کار: بعد نماز عصر تا نمازِ عشاء

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتّا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ وزنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۴۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوب مفید اٹھراء // ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
چھوٹی شیشی : ۱۶ روپے ، بڑی شیشی ۴۸ روپے
فون ۶۳۴

ضروری اعلان

جو پنشنران صدر انجمن صدر انجمن احمدیہ امسال جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لے گئے تھے وہ فوری طور پر اپنی اطلاع امیر صاحب / صدر جماعت سے تصدیق کروا کر دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

• زرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سب آفس : چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون : ۴۳۱-۷۴۸۴۴
ہیڈ آفس : نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون : ۴۳۱-۷۶۴۹۷
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور : ۱۰ جوہر ویو فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
• چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد : سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی ۱۱
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

خارش ہر قسم گرمی ۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی ۔ مالیخولیا ۔ بواسیر ۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مرض اٹھراء کی شکار • زرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پرملیں
المشہور : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں ؟
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں :-

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	۱۰/-	BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	۳۰/-	BABY GROWITH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
• لاہور : کیور ٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور : ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ : ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ : کیور ٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶ ، ۷۷۱

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

• قدیمی • اوّلین • مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : ۱-D-۳ گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۰۶